رجسٹرڈ نمبر ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

الفضل

روزنامہ

خطبہ نمبر ۴۲

پاکستان لاہور

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱؎

اخبار احمدیہ

لاہور ۹ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سوء ہضم کے باعث قلق اور گھبراہٹ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۰ | ۱۰ راخاء ۱۳۲۶ ہش | ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۶۶ ھ | ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۲

خطبہ جمعہ

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ

اگر سارے احمدی مارے جائیں اور صرف ایک بچہ اللہ تعالیٰ رکھ لے تو اس سے احمدیت پھر تر و تازہ ہو جائیگی

تمہیں ہر ملک اور علاقہ میں جانیں دینی پڑینگی

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۳ر اکتوبر ۱۹۴۷ء بمقام مسجد احمدیہ لاہور

مرتبہ۔ مولوی محمد یعقوب فاضل کلوروی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے آج رات رویا میں حضرت خلیفۂ اول حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا۔ ایک مکروہ چھوٹے سے سانڑ کا ایسا جیسا ۱۲×۱۲ فٹ کا ہوتا ہے۔ ایک طرف اس کے اندر داخل ہونے کا دروازہ ہے۔ اور تین طرف دروازہ کوئی نہیں تین دیواریں ہیں۔ جن میں سے ہر دیوار کے ساتھ ایک ایک چارپائی لگی ہوئی ہے۔ میں اس چارپائی پر بیٹھا ہوں جو دروازہ کے سامنے ہے۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ میرے دائیں طرف کی چارپائی پر بیٹھے ہیں۔ اور میرے بائیں طرف کی چارپائی پر میری لڑکی امۃ القیوم بیٹھی ہے۔ اور میری چارپائی پر ایک طرف ہو کر ایک اور لڑکی بیٹھی ہے۔ جو غالباً امۃ العزیز ہے۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ جب گھوڑی پر سے گرے۔ اور آپ کے سر میں زخم آیا۔ تو وہ زخم رفتہ رفتہ ناسور کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ اور بہت دیر تک درست ہونے میں نہیں آیا تھا۔ ان دنوں آپ ایک ٹوپی کنٹوپ کی طرح کی پہنتے تھے۔ تا کہ زخم ڈھکا رہے اسی طرز کی ایک ٹوپی آپ نے پہنی ہوئی ہے۔ اس وقت میرے دل میں خیال آتا ہے کہ میں امۃ القیوم کو جو حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی نواسی ہے آپ سے ملاؤں میں خواب میں اس وقت یہی سمجھتا ہوں۔ کہ اسکی والدہ امۃ الحی مرحومہ فوت ہو چکی ہیں۔ لیکن حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے متعلق سمجھتا ہوں۔ کہ آپ زندہ ہیں۔ مگر یوں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے لڑکی کو دیکھا ہوا نہیں۔ اس وقت امۃ الحی مرحومہ کی یاد کی وجہ سے میرے دل میں کچھ رقت سی آتی ہے۔ اور یہ مضمون میرے دل میں آتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۂ اول کو جو اپنی لاتیں لٹکائے بیٹھے ہیں۔ میں اس لڑکی کو ساتھ لے جا کر آپ کی لاتوں کے درمیان پیروں میں بٹھا دونگا۔ اور کہونگا کہ یہ آپ کی نواسی ہے۔ اس کو دعا دیں۔ جب میں نے لڑکی کی طرف دیکھا تو اس نے چارپائی پر کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔ ایک رکعت اس نے کھڑے ہو کر پڑھی ہے۔ اور ایک رکعت اس نے بیٹھ کر پڑھی ہے۔ یہ یاد نہیں رہا۔ کہ پہلی رکعت اس نے کھڑے ہو کر پڑھی ہے۔ اور دوسری بیٹھ کر پڑھی ہے۔ یا دوسری رکعت کھڑے ہو کر پڑھی ہے۔ اور پہلی رکعت بیٹھ کر پڑھی ہے۔ اس وجہ سے میں نے جو ارادہ کیا تھا۔ وہ میں پورا نہ کر سکا۔ پھر میں اللہ کر باہر چلا گیا۔ وہاں کچھ لوگ مجھے ملے ہیں۔ جو ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے فوجی ہوتے ہیں تین آدمی ہیں وہ مریم صدیقہ کے متعلق جو میری بیوی ہیں کہتے ہیں کہ ان سے کہہ دینا اگر روپیہ کی ضرورت ہو تو روپیہ آ گیا ہے۔ اس وقت خواب میں میں سمجھتا ہوں کہ میری بیوی نے اپنے پاس کچھ امانتیں رکھی ہوئی ہیں۔ جیسے بعض لوگ دوسروں کی امانتیں اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔ میں اندر گیا۔ تو دیکھا کہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ چارپائی سے اتر کر زمین پر بیٹھے ہیں دری بچھی ہوئی ہے۔ تین عورتیں آپ کے آگے

ایڈیٹر اسد روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے۔ ایل ایل بی نے فیروز الیکٹرک پریس شاہ عالم دروازہ لاہور سے چھپوا کر دفتر الفضل بلڈنگ سمن آباد سے شائع کیا

بیٹھی ہیں۔ اور آپ غالباً بخاری کا درس دے رہے ہیں ایک تو مریم صدیقہ ہے اور دوسری دو عورتوں کے متعلق میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ آیا وہ امۃ العزیز اور امۃ القیوم ہی ہیں یا گھر کی کوئی اور مستورات ہیں۔ میں یہ دیکھ کر ایک طرف ہو گیا۔ کچھ دیر پڑھانے کے بعد ایک چیز سامنے آ گئی ہے۔ وہ چیز ایسی ہے جیسے گھاس ہوتا ہے۔ ذرد رنگ کا اور خشک گھاس ہے۔ اس کی جڑ چھوٹی سی ہے۔ مگر پودے کی جو شاخیں ہیں۔ وہ تو دس دس انچ کی ہیں۔ اور نہایت باریک ہیں ایسی باریک جیسے خس کا گھاس ہوتا ہے۔ مگر خس کی نسبت زیادہ سخت ہیں۔ مریم صدیقہ ان کو نکال نکال کر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھتی جاتی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی حدیث کے ذکر میں مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی کی کسی کتاب کا حوالہ بھی پڑھا گیا ہے اور اس کی تشریح کرتے ہوئے حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ اپنے شاگردوں کو وہ گھاس دکھاتے ہیں۔ اور بتاتے ہیں کہ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ اس وقت حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے مریم صدیقہ اور دوسری مستورات سے باتیں کرتے ہوئے جس طرح انہوں نے اپنے شاگرد کو بتلاتا ہے۔ ایک فقرہ کہا۔ مجھے افسوس ہے کہ وہ فقرہ مجھے یاد نہیں رہا۔ مگر اتنا یقینی طور پر یاد ہے کہ اس میں مہاراجہ پٹیالہ کا ذکر آتا تھا۔ حدیث کی روایت اور اس حوالہ کی تشریح کرتے ہوئے آپ گھاس دکھا کر فرماتے ہیں۔ کہ اس سے مہاراجہ پٹیالہ کے متعلق یہ بات نکلتی ہے۔ گویا حدیث کی کوئی روایت ہے جس کا تعلق گھاس سے ہے۔ اور اسی وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ گھاس پیدا کیا جاتا ہے اور حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ اس سے مہاراجہ پٹیالہ کے متعلق یہ بات نکلتی ہے۔ خواب میں تو مجھے یاد تھی۔ مگر اٹھنے پر میں بھول گیا۔

بہرحال ذوالدین نام بڑا اچھا ہے یعنی دین کا ذور۔ امۃ القیوم۔ امۃ العزیز اور مریم صدیقہ یہ بھی بڑے اچھے نام ہیں۔ بخاری شریف کا پڑھانا بھی بڑا اچھا ہے۔ گو آخر میں جو نتیجہ نکالا گیا تھا۔ وہ یاد نہیں رہا۔ مگر اتنی تفسیر تو بہرحال واضح ہے کہ دین کا ذور پھر زندہ کیا جائیگا۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ تو وفات پا چکے ہیں۔ آپ کی زندگی سے یہی مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کا نور نیا ہم میں زندہ کر دیگا۔ عجیب بات ہے۔ میں ابھی خطبہ کے لئے آ رہا تھا کہ

ایک عورت

میرا راستہ روک کر کھڑی ہو گئی۔ اور کہنے لگی کہ میں نے ایک خواب دیکھی ہے۔ چونکہ آگے ہی دیر ہو گئی تھی۔ میں نے کچھ پیچھے کی کوشش کی۔ مگر اس نے مجھے گزرنے نہیں دیا۔ اور مجبور کر کے اپنی خواب سنا دی اس نے بھی جو خواب دیکھا ہے۔ وہ اس خواب سے ایک حد تک مل جاتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مسجد اقصیٰ میں ایک بہت بڑا آلہ نشر الصوت لگایا جا رہا ہے۔ اور لوگ کہتے ہیں کہ دہلی کا آلہ تو صرف ہندوستان تک سنائی دیتا ہے۔ مگر یہ آلہ بڑی عمدگی کے ساتھ ساری دنیا میں اپنی خبریں سنائے گا۔ پھر وہ کہتی ہیں میں نے دیکھا۔ کہ خدام الاحمدیہ ادھر ادھر پھر کر انتظامات کر رہے ہیں۔ اور

قادیان کا تھانیدار

جو سکھ ہے وہ چپڑاسی کے طور پر ان کے احکام ادھر ادھر پہنچا رہا ہے۔ چونکہ وہ قادیان سے آئی تھی۔ اس نے کہا وہی جو آج کل بڑی شرارتیں کر رہا ہے۔ میں نے تو دیکھا ہے کہ خدام الاحمدیہ اسے احکام دیتے ہیں۔ تو وہ ان کی تعمیل کے لئے ادھر ادھر دوڑا پھرتا ہے۔ مہاراجہ پٹیالہ بھی سکھ ہیں۔ اور اس نے بھی سکھ تھانیدار ہی دیکھا ہے اتنا حصہ تو دونوں خوابوں کا آپس میں مل جاتا ہے مجھے افسوس ہے کہ آخری فقرہ مجھے یاد نہیں رہا۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ یہ بخاری کی روایت ہے۔ مولوی محمد احسن صاحب نے بھی اس کے متعلق اپنی کتاب میں کچھ لکھا ہے اور اس کے مطابق یہ گھاس ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ

مہاراجہ پٹیالہ

سے یہ معاملہ ہوگا۔ ہاں مولوی محمد احسن صاحب کی کتاب کا نام مجھے پوری طرح یاد نہیں رہا خیال ہے کہ اس کا نام شمس بازغہ لیا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ شمس بازغہ کوئی ان کی کتاب ہے بھی یا نہیں شمس بازغہ کے معنے بھی چمکنے والے سورج کے ہیں۔ اور محمد احسن بھی اچھا نام ہے محمد کے معنے ہیں تعریف والا اور احسن کے معنے ہیں نہایت اچھا۔ اور سچی بات یہ ہے۔ کہ کوئی مانے یا نہ مانے احمدیت خدا تعالیٰ کی طرف سے

ایک سچا پیغام

ہے۔ اگر انبیاء کی سنت کے مطابق ہماری جماعت پر بھی کوئی عارضی زوال آ جائے۔ تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہوگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے گھر بار سے جدا ہونا پڑا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام عراق کے رہنے والے تھے انہیں فلسطین میں بسنا پڑا۔ حضرت نوح کا مقام تباہ ہو گیا۔ اور انہیں طوفان میں کشتی کے ذریعہ دوسرا مقام پر جانا پڑا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ اس کے بعد ہمارے نزدیک تو وہ صلیبی موت سے بچکر کشمیر کی طرف چلے گئے اور غیر احمدیوں کے نزدیک آسمان پر چلے گئے پھر ان کی جماعت پر مظالم ہوئے۔ اور وہ

جزیرہ سائپرس

میں چلے گئے۔ پھر مظالم ہوئے تو وہ روما چلے گئے۔ پھر بھاگے تو مصر میں آئے۔ مصر میں مظالم ہوئے تو پھر روما بھاگ گئے۔ پھر روما میں مظالم ہوئے تو وہ مقلیہ میں آ گئے۔ جسے اب سسلی کہتے ہیں۔ اس طرح متواتر تین سو سال تک اس جماعت کو اپنے مرکز بدلنے پڑے گو وہ جماعت جس کے متعلق ہم کہتے ہیں۔ کہ وہ اپنے ایمان میں کمزور تھی۔ برابر اپنے مذہب کی تبلیغ اور اسکی اشاعت میں لگی رہی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ان میں کمزور بھی تھے۔ لیکن عام طور پر مسیحی جماعت نے اپنے ایمان کو قائم رکھا۔ اور شاندار قربانیاں کیں۔

میں دیکھتا ہوں ہماری جماعت نے چھوٹی چھوٹی ترقیات کو دیکھ کر جو درحقیقت ایسی ہی تھیں جیسے طالب علم کو شاباش کہہ دیا جاتا ہے۔ یہ سمجھ لیا تھا۔ کہ انہوں نے کامیابی حاصل کر لی۔ کسی اخبار نے ہمارے سلسلہ کی تعریف کر دی یا کسی کتاب میں

احمدیت کا ذکر

چھپ گیا۔ یا کہیں چند لوگ احمدی ہو گئے۔ تو اس کا نام انہوں نے کامیابیاں رکھ لیا اور سمجھ لیا کہ جو مصائب پہلے انبیاء کی جماعتوں کو پہنچے ہیں وہ ہمیں نہیں پہنچیں گے۔ حالانکہ میرے پاس خطبات موجود ہیں۔ تم انکو پڑھ کر دیکھ لو۔ میں نے متواتر اور بار بار کہا تھا۔ کہ جو تکالیف پرانے انبیاء اور انکی جماعتوں کو پہنچی ہیں۔ جب تک وہ تکالیف نہیں پہنچیں گی۔ آپ وقت تک نہیں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ الفضل والوں کو چاہیئے کہ پرانے فائل نکال کر ان میں سے بار بار ایسے حوالے شائع کریں۔ پھر مصلح موعود والی خواب میں صریح ہجرت کا ذکر آتا تھا۔ میں نے دیکھا۔ کہ ایک فوج آئی ہے۔ اور میں جس مقام پر جس وہاں سے بھاگ کر دوسری جگہ چلا گیا ہوں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی الہام ہے "داغ ہجرت" اور آپ نے اس الہام کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ہجرت کرنا انبیاء کی سنت ہے۔ مگر ضروری نہیں کہ نبی خود ہجرت کرے۔ اس سے مراد اس کا بیٹا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن اصل چیز وہ ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ پیشگوئی میں لائے تھے کہ ایک بستی بنائی جائیگی۔ اور ہر گز نہ ظلم نہیں کریگا یا یہ پیشگوئی کہ آپ نے کہ میں اور خدا کے درمیان صلح کرانے کے لئے آیا ہوں میں بندے اور خدا کا آپس میں ملانے کے لئے آیا ہوں میں قرآن کریم کی اہمیت اور اسکی صداقت دنیا میں ثابت کرنے کے لئے آیا ہوں۔ میں قرآن کریم کی حکومت دنیا میں قائم کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اگر تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں اس لئے آئے ہوتے۔ کہ ایک بستی بسائیں۔ اور اس بستی کو بغیر ان ابتلاؤں میں پڑنے کے جو نبیوں کی جماعتوں پر آیا کرتے ہیں مسیح کی سیج پر سفر کرتے ہوئے انتہائی ترقی پر لے جائیں تو پھر بے شک ہماری جماعت کو یہ امید نہیں کرنی چاہیئے تھی کہ کوئی ابتلا آئے اور کوئی ٹھوکر لائے لیکن اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام باقی

انبیاء کی سنت

پر آئے ہیں۔ تو کیا تم کوئی ایک نبی بھی ایسا پیش کر سکتے ہو۔ جس کی جماعت شدید ترین مصائب سے نہ گزری ہو۔ ان کو گرفتار کیا گیا۔ ان کو قتل کیا گیا۔ ان کو پھانسی پر لٹکایا گیا۔ ان کو تلوار سے شہید کیا گیا۔ گولیاں تو اس زمانہ میں چلی ہی نہیں۔ اگر لاکھوں میں سے کوئی ایک نبی بھی ایسا ہوتا۔ جس کی جماعت ان مصائب میں سے نہ گزری ہوتی۔ تو تم کہہ سکتے تھے کہ ہمارے ساتھ اس نبی میں سلوک ہونا چاہیئے۔ صرف ایک وجود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے جن کو غیر معمولی ترقیات حاصل ہوئیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی سالہا سال تک ایسی تکالیف میں سے گزرنا پڑا۔ کہ جس کی کوئی حد ہی نہیں۔ آپ کے صحابہؓ کو یکے بعد دیگرے ہجرت کرنی پڑی۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مار میں کھانی پڑیں۔ کئی دفعہ کفار نے آپ کو پکڑ کر مارا۔ کئی دفعہ آپ کا گلا گھونٹا گیا۔ یہاں تک کہ حدیثوں میں آتا ہے شدت تکلیف کی وجہ سے آپکی آنکھیں باہر نکل آتی تھیں۔ ایک دفعہ خانہ کعبہ میں کفار نے آپ کے گلے میں پٹکا ڈال کر اتنا گھونٹا کہ آپ کی آنکھیں سرخ ہو کر باہر نکل پڑیں حضرت ابوبکرؓ نے سنا تو وہ دوڑے ہوئے آئے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس تکلیف کی حالت میں دیکھ کر آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور آپ نے ان کفار کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا فذا کا خوف کرو۔ کیا تم ایک شخص پر اس لئے ظلم کر رہے ہو کہ وہ کہتا ہے خدا میرا رب ہے۔ بیشک ہماری جماعت کو بھی گالیاں ملی ہیں۔ مگر جس شان کی گالیاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ملی ہیں ہمیں نہیں ملیں۔ کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ آزار بیٹھے تھے کہ ابوجہل آیا اور اس نے آپکو ایک ٹھوکر ماری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور پھر تھپڑ مار کر اسے بے نقط گندی سے گندی گالیاں آپ کو دینی شروع کر دیں کہ میں تم کو تباہ کر دوں گا۔ برباد کر دوں گا جو لیڈر بنا پھرتا ہے قوم فروش ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک چٹان پر اپنے ہاتھ پر ٹھوڑی رکھے بیٹھے تھے۔ آپ سنتے رہے تھپڑ بھی کھا لیا۔ اور گالیاں بھی سنتے رہے۔ جب وہ گالیاں دیتے دیتے تھک کر چلا گیا۔ تو آپ خاموشی سے اُٹھے اور اپنے گھر تشریف لے گئے۔

حضرت حمزہؓ کی ایک ونڈی

اپنے گھر میں سے دروازہ میں کھڑی یہ سارا نظارہ دیکھ اور سن رہی تھی حمزہؓ اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے۔ وہ سپاہی آدمی تھے۔ اور سارا دن شکار میں لگے بیتے تھے اور شام کے وقت اپنے گھر آتے تھے اس روز بھی وہ شام کے وقت نہایت تکبر سے سینہ تان کر زور زور سے پیر مارتے اور ہاتھ میں تیر کمان پکڑے اونچی بنے ہوئے گھر میں داخل ہوئے۔ وہ لونڈی گھر کی پرانی خادمہ تھی۔ اور پرانے نوکر بھی رشتہ داروں کی طرح ہوتے ہیں۔ صبح سے وہ اپنا غصہ دبائے بیٹھی تھی۔ جب اس نے حمزہؓ کو دیکھا تو بڑے جوش سے

کہنے لگی تمہیں شرم نہیں آتی تیر کمان لئے جانور مارتے پھرتے ہو۔ تمہیں پتہ ہے کہ صبح تمہارے بھتیجے کے ساتھ کیا ہوا۔ حمزہؓ نے کہا کیا ہوا اس نے کہا میں دروازہ میں کھڑی تھی تمہارا بھتیجا سامنے پتھر پر آرام سے بیٹھا تھا اور محو مراقبہ تھا۔ اتنے میں ابوجہل آیا اور اس نے پہلے تو اس کو تھپڑ مارا اور پھر بے تحاشہ گالیاں دینی شروع کر دیں پھر اس نے اپنے زعم باطل کے مطابق میں کہا کہ ابوجہل کو کچھ بھی نہیں کہا تھا۔ کوئی بات اس نے نہیں کی جس کی وجہ سے ابوجہل کو غصہ آتا مگر وہ گالیاں دیتا گیا اور دیتا گیا۔ اور تمہارا بھتیجا جواب کر کے سامنے کی طرف دیکھتا گیا۔

کوئی جواب نہ دیا

یہ سنتے ہی اور پھر خادمہ کی زبان سے یہ بات سنتے ہی حمزہؓ کی غیرت جوش میں آئی۔ اور خانہ جنگی میں پڑے رؤسا مکہ کا طریق تھا کہ اسی وقت وہ خانہ کعبہ میں بیٹھ کر لوگوں سے بیان کیا کرتے اور لوگ ان کی باتیں سنتے تمام رؤسا بیٹھے ہوئے تھے جس میں ان میں موجود تھا کہ حمزہؓ نے وہی کمان جو ان کے ہاتھ میں تھی منہ پر ماری اور کہا کہ تم نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو مارا بھی ہے اور گالیاں بھی دی ہیں اور میں نے سنا ہے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے کوئی لفظ تم کو نہیں کہا تھا جس کے بدلہ میں تم گالیاں دیتے۔ پھر حمزہؓ نے کہا تم بہادر بنے پھرتے ہو۔ اور جو چپ کر جاتا ہے اس پر

ظلم اور تعدی

کرتے ہو۔ اب میں نے سارے مکہ کے سامنے تمہیں مارا ہے اگر تم میں ہمت ہے تو مجھے مار دیکھو۔ مکہ کے نوجوان حمزہؓ کو پکڑنے کے لئے اٹھے۔ مگر ابوجہل پر ان کا ایسا رعب طاری ہوا کہ اس نے کہا جانے دو۔ صبح مجھ سے ہی کچھ زیادتی ہو گئی تھی پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مکہ۔ وہ مکہ جس میں تیرہ سال تک آپ تبلیغ ہدایت کرتے رہے تھے۔ اور جس کے لوگوں کو آپ نے سب سے پہلے خطاب کیا "رات کے وقت چھوڑنا پڑا۔ اور چھپتے چھپاتے آپ مدینہ پہنچے۔ مگر دشمن نے وہاں بھی پیچھا نہ چھوڑا اور متواتر مدینہ پر حملے ہوتے رہے ایک سو بیس کے قریب وہ لڑائیاں ہیں جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کو لڑنی پڑیں۔ اور ان میں

ستر کے قریب صحابہؓ

مارے گئے اور بعض جگہ پر تو ایسی ایسی طرز پر مارے گئے کہ اس نظارے کو دیکھ کر

حیرت آتی ہے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ دس آدمی ایک جگہ پر بھیجے۔ مگر ان لوگوں نے جن کی طرف وہ بھیجے گئے تھے دھوکا دے کر ان پر حملہ کر دیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ یہ لوگ اب اپنی جانوں پر کھیل جائیں گے تو انہوں نے کہا خدا قسم ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے تم نیچے اتر آؤ (وہ اس وقت ایک پہاڑی ٹیلے پر چڑھے ہوئے تھے) جو ان کا لیڈر تھا۔ اس نے کہا میں تو ان کی باتوں پر اعتبار نہیں کر سکتا۔ یہ لوگ جھوٹے اور دھوکا باز ہیں۔ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔ چنانچہ وہیں لڑتے لڑتے مارا گیا۔ باقیوں نے کہا کہ جب یہ لوگ قسمیں کھا کر کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم کچھ نہیں کہیں گے تو ہمیں اعتبار کرتے ہوئے نیچے اتر آنا چاہیئے۔ جب وہ نیچے اترے تو انہوں نے

رسیاں باندھ کر

ان کو گھسیٹنا شروع کر دیا۔ اس پر پھر ان لوگوں نے مقابلہ کیا۔ مگر وہ کیا کر سکتے تھے باقیوں کو تو انہوں نے مار دیا۔ لیکن دو کو پکڑ کر لے گئے۔ اور ان لوگوں کے ہاتھ میں انہیں بیچ دیا۔ جن کے بعض آدمی مسلمانوں سے مارے گئے تھے۔ ان میں سے ایک کو پھانسی دینے سے پہلے مکہ کے لوگوں نے پوچھا کہ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے۔ کہ اس وقت محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری جگہ پر یہاں ہوتے اور تم اپنے بیوی بچوں میں آرام سے مدینہ میں بیٹھے ہوتے۔ اس نے جواب دیا۔ خدا کی قسم تم تو یہ کہتے ہو۔ کہ میں مدینہ میں آرام سے بیٹھا ہوں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہاں میری جگہ ہوں میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آرام سے بیٹھے ہوں۔ اور ان کے

پاؤں میں کانٹا تک

چبھے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ ایک قبیلہ کا رئیس آیا اور اس نے کہا کہ میری قوم اسلام لانے کے لئے تیار ہے۔ آپ مجھ کے ساتھ کچھ آدمی بھیجوا دیں۔ وہ تو اپنی اس بات میں سچا تھا۔ اور بعد میں ایمان بھی لے آیا۔ مگر اس کی قوم نے غداری کی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر اعتبار کرتے ہوئے ستر حفاظ کا قافلہ اس کی قوم کی طرف روانہ کر دیا۔ جب وہ اس قبیلہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے اس رئیس کے بھتیجے کے پاس ایک آدمی کے ذریعہ پیغام بھجوا دیا۔ کہ ہم لوگ آ گئے ہیں۔ اب ہمیں بتایا جائے۔ کہ جہاد کیا کام ہوگا۔ اس نے ان کے سردار کو بلوایا۔ اور جب وہ ان سے باتیں کر رہا تھا۔ اس رئیس کو اشارہ کیا جس نے پیچھے سے اس صحابی کی گردن میں نیزہ مارا اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ جب اسے نیزہ لگا۔ تو تاریخ میں لکھا ہے کہ اس نے نعرہ لگایا اور کہا

فزت ورب الکعبۃ

مجھے کعبہ کے رب کی قسم میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ پھر وہ اکٹھے ہو کر تمام صحابہؓ پر حملہ آور ہو گئے۔ انہی لوگوں میں حضرت ابوبکرؓ کے وہ غلام بھی تھے جو ہجرت کے وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہزاروں آدمیوں کے ہجوم نے ان ستر صحابہؓ پر حملہ کر دیا۔ تو یہ لازمی بات تھی کہ انہوں نے مارا جانا تھا۔ چنانچہ وہ سارے کے سارے وہیں قتل ہو گئے۔ اور ان میں سے کسی نے بھی ہتھیار پھینکنے کی حرکت نہیں کی کیونکہ دیگرے جب وہ لوگ مرتے یا کسی کو خنجر لگتا یا تلوار سے کسی کا سر کٹتا تو یہی الفاظ اس کی زبان پر ہوتے۔ کہ فزت ورب الکعبۃ خدا کی قسم میں اپنے

مقصد میں کامیاب

ہو گیا۔ ایک شخص کتنا سخت دل ہے میں اسلام سے واقف نہیں تھا۔ میں باہر سے آیا تھا اور قبیلہ والوں کے ساتھ مل کر لڑائی میں شامل ہو گیا میں نے جب دیکھا کہ یہ لوگ مرتے وقت بجائے یہ کہنے کے کہ ہائے اماں یا ہائے ابا یہ کہتے ہیں۔ کہ فزت ورب الکعبۃ کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ تو مجھے حیرت آئی کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں۔ کیا

موت میں کامیابی

ہوا کرتی ہے؟ آخر میں نے ایک شخص سے اس کے بارہ میں پوچھا اس نے کہا ہم مسلمانوں کو نہیں جانتے۔ یہ ایسے پاگل ہیں کہ ان کا خیال ہے۔ جو شخص خدا کی راہ میں مارا جاتا ہے۔ وہ سب سے زیادہ کامیاب ہوتا ہے چونکہ اس کے دل میں یہ بات سنی تھی وہ کہنے لگا میں جیسے یہ بات سنی تھی سمجھا کہ اس میں ضرور کوئی راز ہے۔ چنانچہ آہستہ آہستہ میں نے اسلام کی تحقیق کی۔ اور میں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا۔ غرض کیسے بعد دیگرے ان لوگوں نے موت کو قبول کیا اور موت میں ہی اپنی ساری کامیابی سمجھی یہ چیز تھی جس کی وجہ سے وہ

قلیل ترین عرصہ میں

ساری دنیا پر غالب آ گئے۔ اور ایسی شان سے غالب آئے کہ اس کی مثال پہلی کسی قوم میں نہیں ملتی۔ پھر دیکھو مصائب کا یہ سلسلہ جلدی ختم نہیں ہو گیا۔ بلکہ ایک لمبے عرصہ تک جاری رہا۔ خلافت قائم ہوئی تو حضرت عمرؓ شہید ہوئے۔ حضرت عثمانؓ شہید ہوئے حضرت علیؓ شہید ہوئے۔ اور کربلا کے میدان میں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا قریباً سارا خاندان ہی شہید ہو گیا۔ مگر کیا مسلمانوں کے دلوں میں اس وقت شک پیدا ہوا کہ یہ کیسا سلسلہ ہے۔ جس میں مصائب ہی مصائب آ رہے ہیں۔ پھر کیا مسیح کے صلیب پر لٹکائے جانے کی وجہ سے ان کے حواریوں کے ایمان متزلزل ہو گئے تھے۔ متزلزل نہیں ہوئے بلکہ اور بھی مضبوط ہوئے چنانچہ وہی حواری جس نے

مسیحؑ کی گرفتاری

کے وقت یہ کہا تھا کہ میں نہیں جانتا مسیح کون ہے۔ وہی کمزور ایمان والا حواری جب مسیح صلیب پر لٹکا دیا گیا۔ تو وہی شخص جس نے صبح کی اذان سے پہلے تین دفعہ مسیحؑ کا انکار کیا اور اس پر لعنت ڈالی تھی مسیح کا خلیفہ بنا اور آخر صلیب پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا نعرہ لگاتے ہوئے اس نے جان دیدی
یہ واقعات ہیں۔ جو انبیاء اور ان کی جماعتوں
کے ساتھ گزرے اور ان حالات میں سے
ہماری جماعت کا گذرنا بھی مقدر تھا۔ مگر
ہماری جماعت کے بعض افراد کا یہ خیال تھا
کہ ہم خدا تعالےٰ کے خاص لاڈلے ہیں وہ سلوک
جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوا اس
سے بھی اچھا سلوک ہم سے ہوگا۔ وہ سلوک
جو موسیٰ سے ہوا وہ سلوک جو عیسےٰ سے
ہوا یا وہ سلوک جو ان کی جماعتوں سے ہوا
اس سے بھی بہتر سلوک ہم سے ہوگا۔ اسلئے
اب جماعت آیا ہے۔ تو میں دیکھتا ہوں۔ کہ
بہت لوگوں کے دل دو سرہ رہے ہیں۔ اور ان
کے ایمان کی کمزوری ظاہر ہو رہی ہے اور
میں جو قادیان سے بھاگ رہے ہیں جہاں
تک اس سے ایمان کا تعلق ہے ہم جانتے ہیں
ردایہ۔ ایمان والوں کی

ایک رائی کے برابر

بھی قیمت نہیں آخر یہ سیدھی بات ہے کہ اپنا
خون بہائے بغیر ہم نے قادیان کو نہیں چھوڑنا
اور یہ بھی سیدھی بات ہے۔ کہ جب کوئی شخص
احمدیت میں داخل ہوتا ہے۔ تو وہ اس اقرار
کے ساتھ داخل ہوتا ہے کہ میں خدا تعالےٰ
کے لئے اپنی جان دینے کے لئے تیار ہوں
اور جب بھی مجھ سے اس چیز کا مطالبہ کیا
جائے گا میں فوراً اس قربانی کے لئے اپنے
آپ کو پیش کر دوں گا۔ اگر وہ جان دینے کے
لئے تیار نہیں تھے۔ تو اس جماعت میں داخل
ہی کیوں ہوئے تھے۔ کیا اس لئے کہ پلاؤ اور
قورمہ ان کو کھانے کے لئے ملے گا۔ وہ اس
لئے اس جماعت میں داخل ہوئے تھے۔ کہ
خدا کے لئے اپنی جانیں دیں گے۔ اور اس
عہد سے اپنا قدم پیچھے نہیں ہٹائینگے مگر آج
جب جانیں دینے کا پہلا موقع آیا۔ تو انہوں
نے بھاگنا شروع کر دیا۔ اور کئی ہیں جو اپنے
بیٹوں اور بیویوں کو لے کر وہاں سے بھاگ
آئے ہیں اور پھر

اخلاص کا دعوےٰ

بھی کر رہے ہیں۔ اور کئی ہیں جو اپنی اولادوں
کو ذبح کرنے کے لئے بیتاب ہیں۔ جہاں تک
ان کے ایمان کا تعلق ہے یہ ایک حقیقت
ہے جس میں شک و شبہ کی ذرا بھی گنجائش نہیں
کہ ان کے ایمان مٹی کے برابر بھی قیمت نہیں
رکھتے۔ پھر کئی ہیں جو اپنے اور رشتہ داروں
کو بھگانے کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور
کئی باہر کے ہیں جو وہاں جانے سے گھبرا رہے
ہیں۔ پھر وہاں کا ایک طبقہ ایسا ہے جو بڑا اجاڑ
بھاگ تیار ہے ہم

ایسے لوگوں کی لیسیں

تیار کر رہے ہیں۔ بے شک ہمارے پاس
حکومت نہیں کہ ہم ایسے لوگوں کو سزا دے
سکیں اور نہ اس وقت میں انہیں سزا دینا
چاہتا ہوں۔ لیکن ان کے نام احمدیت کی تاریخ
میں شائع کئے جائیں گے اور دنیا کو بتایا جائے
گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو وقت پر بھاگ آئے
اور جنہوں نے انتہائی غداری اور بے ایمانی
کا مظاہرہ کیا نظام کے ماتحت کسی کام
کے لئے باہر آنا اور بات ہے ہم نے خود
انتظام کیا ہے کہ قادیان کے لوگوں کو بھی
کچھ آرام ملنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ بہت دیر
سے کام کر رہے ہیں مگر ان کو بھی فرقہ سے
باہر نکالا جائے گا اس نظام کے بغیر
اگر کوئی شخص ادھر ادھر ہوتا ہے۔ تو
وہ یقیناً اپنے بے ایمان ہونے کا ثبوت
دیتا ہے۔ تم میں سے ہر شخص کس طرح یہ
کہا کرتا تھا

کہ ہم موسیٰ کی قوم نہیں

جنہوں نے یہ کہا تھا کہ اذھب انت وربک
فقاتلا انا ھھنا قاعدون ہم قربانی
کے موقع پر پیٹھ دکھانے والے نہیں بلکہ
اپنی جانیں قربان کر کے خدا تعالیٰ کی رضا
حاصل کرنے والے ثابت ہوں گے لیکن آج
قربانی کا وقت آیا تو تم نے بھی کہہ دیا کہ اذھب
انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون
تم میں سے کئی لوگوں کی مثال بالکل ایسے
ہی ہے جیسے کہتے ہیں کہ کوئی پوربیا مر گیا
تو اس کے مرنے کے بعد پوربیوں کے دستور
کے مطابق قبیلہ کے سب لوگ جمع ہوئے
اور اس کی بیوی نے رونا پیٹنا اور واویلا
کرنا شروع کر دیا۔ بیوی روتی اور کہتی
ہائے ہائے اس نے اپنے فلاں رشتہ دار
سے اتنا روپیہ لینا تھا۔ اب کون دے گا اس
پر ایک پوربیا بول اٹھا اور کہنے لگا

ارے ہم رہی ہم

پھر اس نے شور مچایا اور کہا فلاں فلاں مہینہ
کی تنخواہ اس نے کپتان صاحب سے لینی
تھی۔ اب وہ تنخواہ کون لے گا وہی پوربیا
چربولا کہ ارے ہم رہی ہم پھر وہ چیخ اٹھی
اور رونی پیٹی اور اس نے آنسو بہاتے ہوئے
کہا۔ اتنے جائداد اس نے اور چھوڑے
پروپئے ہوئے تھے۔ اب ان سے کون فائدہ
اٹھائے گا۔ اس پر وہی پوربیا پھر بولا اور
کہنے لگا۔ ارے ہم رہی ہم۔ پھر وہ روئی
اور زیادہ زور سے روئی اس نے کہا اس
نے فلاں کا اتنے ہزار روپیہ قرض دینا تھا
اب وہ کون دے گا۔ اس پر وہ پوربیا پھٹ

ارے بھائی میں ہی جواب دیتا جاؤں
قبیلہ میں سے کوئی اور شخص بھی بولے گا ہم
میں سے بھی کئی ہیں۔ جنکا یہی رنگ ہے جبتک
احمدیت

پھولوں کی سیج

پر چل رہی تھی۔ وہ بڑے بڑے دعوے کیا کرتے
تھے۔ اور جب کہا جاتا کہ تم میں سے کون اپنی جان
قربان کریگا۔ تو اس پر ربیعے کی طرح وہ بھی آگے
بڑھتے اور کہتے ارے ہم رہی ہم۔ مگر اب جبکہ
احمدیت کو کانٹوں پر چلنا پڑا ہے جب انہیں
پنے دعوئے اور پرانی شکلات تنگ آتی ہیں۔ وہ
یہ کہنے لگ گئے ہیں۔ کہ ارے کوئی اور بھی آگے
چلیگا یا ہم ہی چلتے چلے جائیں۔ دیکھو خدا تعالیٰ نے
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلے ہی بتا دیا تھا۔ کہ
احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا
وھم لا یفتنون۔ تیری جماعت کے لوگ
یہ خیال کریں گے کہ احمدیت یہی ہے کہ بیعت
کی چندہ دیا اور گھر میں آرام سے بیٹھے رہے
اور وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جائیں گے
کہ ان کو کوئی اور ابتلا پیش نہیں آئے گا
مگر فرماتا ہے ان کی یہ بات غلط ہے ان کو فتنو
میں ضرور ڈالا جائے گا۔ ایسے ہی فتنوں
میں جیسے پہلے انبیاء اور انکی جماعتوں کو پیش آئے
حقیقت یہ ہے کہ میں موجودہ فتنہ کو اللہ تعالیٰ کا
ایک انعام سمجھتا ہوں کیونکہ اسکے ذریعہ سے مومن
اور منافق میں فرق ہوتا چلا جا رہا ہے اور ہم اپنی آنکھوں
سے دیکھ رہے ہیں کہ کتنے ہیں وہ لوگ جو یسی نظمیں
پڑھنے والے اور ہر وقت سبحان اللہ سبحان اللہ کرنے والے
تھے اول درجہ کے کافر مرتد اور خبیث ثابت ہو رہے ہیں
اور کہتے ہیں وہ لوگ جنکے متعلق ہم سمجھتے تھے کہ وہ
معمولی ایمان والے ہیں اپنے ایمانوں کا نہایت اعلیٰ درجہ
کا مظاہرہ کر رہے ہیں ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ہماری
جماعت کے لوگ ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے دھکے
کیلئے بیتاب ہوتے اور انہیں سے ہر شخص دوسرے سے
کہتا کہ پہلے میں مرنے کے لئے جاؤں تم کون ہو جو
مجھے اس ثواب سے محروم کرتے ہو۔ مگر ہوا یہ کہ تم نے اپنی
جانیں بچا کر بھاگنا شروع کر دیا میں یہ نہیں کہتا کہ ایسے لوگ
ہماری جماعت میں نہیں جو قربانی کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھا
رہے ہیں یقیناً ہیں مگر ایسے بھی ہیں جو بہانے بنا بنا کر قادیان
سے نکلتے ہیں ویسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ باہر ہمارے بیوی
بچے ہیں ہم جاتے ہیں کہ انکی جائیدادیں آئیں یہی قرآن کریم
میں منافقین کی حالت بتائی گئی ہے۔ احزاب کیا واقعات
کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اس موقع پر منافق
کہتے کہ ہمارے گھر ننگی خبر دینے والا کوئی نہیں ہمیں
جانیکی اجازت دیجائے پھر وہ بھی ہیں جو کشمیر لیوی کی طرح
بزدل ثابت ہوئے ہیں جبطرح انہوں نے کہا تھا کہ ہم لڑنے
کیلئے تیار ہیں۔ مگر ہمارے ساتھ پہرہ ہونا چاہیئے اسطرح

وہ مریضے نے قادیان جاتے ہیں مگر جب باہر بیٹھے ہیں
تو کہتے ہیں کہ یہاں تو بڑا فتنہ ہے ہماری حفاظت کی اچھی
صورت ہونی چاہیئے۔ حالانکہ جو شخص قادیان جاتا ہے
وہ جان دینے کیلئے جاتا ہے اور یہ سمجھ کر جاتا ہے کہ
میں نے زندہ واپس نہیں آنا سوائے اسکے کہ

اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے

واپس لے آئے میرا تو یہ حال ہے کہ بچے بعض دفعہ جب
خط لکھتے ہیں کہ جلد واپس آئیں تو میں یہ لکھتا ہوں کہ
ہے تو میں ایسی لکھتا کہ تم لوگوں کو یہ بھی گناہ کی بات ہے
کہ تمہیں اس وقت اپنی بیویاں یاد آ رہی ہیں تمہیں بھولنا چاہیئے
اس بات کو کہ تمہاری کوئی بیوی ہے تمہیں صرف یہ بات
یاد رکھنی چاہیئے کہ تمنے خدا کیلئے اپنی جان قربان کرنی ہے
پھر بعض مولوی ہیں جنکے متعلق رپورٹیں آتی ہیں کہ وہ دُور
کے علاقے تھر تھر کانپتے ہیں اور یہ تو وہ یہ تقریریں کیا کرتے
تھے کہ اسلام ایسا۔ احمدیت ایسی۔ اور یا آج جب اسلام
اور احمدیت کے لئے قربانی پیش کرنے کا وقت آیا ہے
تو وہاں سے بھاگ چاہتے ہیں بعض ایسے ہیں جو اپنی
ساری اولادیں لیکر قادیان سے بھاگ آئے ہیں۔
اور بعض یہاں آنیکے بعد اس کوشش میں لگے رہتے
ہیں کہ انکی اولادوں کو قادیان سے نکال لیا جائے
اور یقیناً اگر یہ سلسلہ خدا تعالےٰ کا قائم کردہ ہے تو
انکی اولادیں نکالی جائیں گی مگر قادیان سے نہیں بلکہ

اسلام اور احمدیت سے

نکالی جائیں گی اور خدا تعالیٰ کی لعنت انکو میں کر رکھ
دے گی وہ منافق اور بے ایمان ہو وقت پر غداری کر رہے
ہیں اللہ تعالیٰ ان کو نہیں چھوڑے گا جبتک انکے چھوٹے
وعدوں کے چیتھڑے چاک نہ کر دے کیا انکی اولادیں محمد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولادوں سے زیادہ
بہتر ہیں؟ کیا مسیح موعودؑ کی اولاد وہاں جان دینے کیلئے
نہیں بیٹھی ہوئی اور کیا اور سرداروں اور احمدی وہاں جان
دینے کیلئے نہیں بیٹھے ہوئے پھر کیا انکی جان انکی جانوں سے
زیادہ قیمتی ہے ان بے شرموں کو چاہیئے تھا کہ جب ان کی
اولادیں قادیان سے نکلتیں تو وہ انسے کہتے کہ لے جاؤ
جاؤ اور ہماری آنکھوں کے سامنے سے دور ہو جاؤ ہم تمہاری
شکل دیکھنے کیلئے بھی تیار نہیں ہیں یہ ایمان ہے مجال نہیں نمونہ دکھانا
چاہیئے تھا نہ کہ بزدل اور بھگوڑے بنکر خدا تعالیٰ کی لعنت کے مورد بن
جاتے میری تو یہ حالت ہے کہ میں یہ نہیں کہتا کہ خدا میرے بچوں کو
بچا کر لے آ بلکہ میں یہ دعا کرتا ہوں کہ الٰہی اگر انکے لئے فتنہ کی خلاصی ہے تو
انہیں مخلصانہ نمونہ دکھانے کی توفیق دیجیو اور اگر انکے لئے سوء عاقبت
ہے تو پھر اعلیٰ درجہ کی شہادت انکے نصیب کیجیو۔ مگر بزدل اور
بھگوڑا نہ بنائیو باقی انکو بچانا خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے جیسے
غصہ نے خدا تعالیٰ سے یہ کہا تھا کہ تو نے خدا پانچ بچوں کو مجھ سے کیوں
کر لیا۔ کیا تو نے حاصل کر دو اور یا پھر زندہ واپس آنا مگر میں یہی
توفیق چاہتا ہوں کہ انکو فتح مندی اور عزت سے واپس لائے خدا تعالیٰ
نے انکو فتح دی اور وہ اپنے بچوں کو زندہ بھی واپس لے آئے ہم کیا
لکھتے ہیں کہ قادیان میں قتل عام ہو ہم نہیں چاہتے کہ قادیان تباہ ہو
ہم جو کچھ چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر قادیان برباد ہونا ہے۔ تو
تمام احمدی ثابت قدم رہیں اور قادیان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقدس مقامات کی حفاظت

کے لئے اپنی ہر چیز قربان کر دیں۔ پھر ایسے بھی کہ اب ہیں۔ جو تہ پراپیگنڈا کرتے پھرتے ہیں کہ شریروں کو کوئی پوچھتا ہی نہیں سامیر آدمی سب، آرہے ہیں جو غریب غرقیں اور پچھلا ور دوسرے لوگ اس وقت بھی قادیان سے نکل چکے ہیں۔ وہ چار ہزار کے قریب ہیں۔ مگر ایسے بھی منافق لوگ موجود ہیں جو یہ کہتے رہتے ہیں کہ غریبوں کو کوئی پوچھتا ہی نہیں۔ سب امیر آرہے ہیں۔ حالانکہ قادیان میں اتنا امیر کہاں سے گیا کہا یہ

چار ہزار کے چار ہزار

امیر ہیں ؟ میں تو سمجھتا ہوں اگر جائزہ لیا جائے تو قادیان میں صرف چند لوگ ہی بڑی بڑی جائدادوں والے ہوں گے اور دس بارہ انجمن کے وہ عہدیدار ہوں گے جن کی تنخواہ ڈیڑھ سو سے تین سو تک ہے۔ باقی سب غریب ہیں اور سارے غریب ہی قادیان سے آرہے ہیں۔ جب یہ وہاں آئیں تو لوگوں کے پاس جا کر پوچھ تو کہ ان کی آمدن کیا ہے پھر تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ وہ امیر ہیں یا یہ معترض۔ اگر منافقوں میں ہمت ہے تو وہ لسٹ پیش کریں اور بتائیں کہ اتنا امیر قادیان سے آگیا ہے۔ سب کے سب غریب ہی ہیں جن کو لایا جا رہا ہے۔ آجکل چند سے بند ہیں مگر ہم پھر بھی ان کے لئے کرایوں کا انتظام کرتے ہیں سان کے بسانے کا انتظام کرتے ہیں ان کی ہر طرح مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور منافق ہیں کہ شور مچاتے چلے جاتے ہیں لیکن ہم ان کے شور کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتے۔ ہم تو دیکھتے ہیں موجودہ ابتلاء تو کوئی چیز ہی نہیں اگر سارے انڈی مائے جائیں اور

صرف ایک پودا

اللہ تعالیٰ رکھ لے۔ تو اس سے احمدیت پھر دوبارہ ترو تازہ ہو جائے گی اور خدا کی باتیں کبھی پوری ہونے سے رہ نہیں سکتیں۔ وہ فاعل خدا نے یہ ابتلاء بے دینوں اور بے ایمانوں کو ظاہر کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ آج وقت تھا۔ جبکہ جماعت اپنے ایمان کا ثبوت دیتی مگر مجھے افسوس ہے کہ ایک طبقہ نے کمزوری دکھائی ہے۔ آخر باتیں کرنے سے کیا بنتا ہے۔ تم اپنی جانیں پیش کرو۔ جس طرح پہلے انصار کی جماعتوں نے اپنی جانیں پیش کیں۔ ہاں قانون کے مطابق قادیان سے کچھ لوگ ضرور نکالے جائیں گے۔ اور اس میں نہ بڑوں کا لحاظ کیا جائیگا نہ چھوٹوں کی حق تلفی کی جائیگی۔ نہ امیر کی رعایت کی جائیگی نہ غریب کو نظر انداز کیا جائیگا اس طرح بوڑھے بھی قادیان سے نکالے جائیں گے۔ کیونکہ لڑنے والے بوڑھے نہیں ہو سکتے جوان ہی ہو سکتے ہیں ہاں جب ایسا وقت آجائے جب ہر شخص کے لڑنے کی ضرورت ہو تو پھر بوڑھا بھی لڑے گا اور جوان بھی لڑیگا۔ لیکن تم اپنی طرف سے نہ جاؤ۔ کہ خدا تعالیٰ قادیان پر کوئی ابتلاء لائے تو اس سے یہی دعا ئیں کرو کہ خدا تعالیٰ حکومت کو سمجھ دے کہ وہ وفادار شہریوں کو دق نہ کرے اور ان لوگوں سے نہ ڈرائے جو ہندوستان یونین کے دشمن نہیں بلکہ اُس کے خیر خواہ ہیں اور جنہوں نے اپنی پچاس سالہ تاریخ میں اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ وہ قانون شکنی کو کسی صورت میں بھی جائز نہیں سمجھتے لیکن باوجود اپنی طرف سے وہ تمام ذرائع استعمال کرنے کے جو آئینی رنگ میں اختیار کئے جا سکتے ہیں اگر پھر بھی مقامی حکام ہمیں مارنے پر تُلے ہوئے ہوں اور مقامی حکام کا لفظ میں نے اس لئے استعمال کیا ہے کہ میں اب بھی یہ یقین نہیں کرتا کہ اوپر کی حکومت اُن کے اس فعل کی تائید میں ہے تو تمہارا نمونہ وہی ہونا چاہئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شعر میں بیان فرمایا ہے کہ

در کوئے تو اگر عشاق را زندہ اول کشے لائق صد تحسین ہستم

تمہیں کیا پتہ کہ تمہارے پچھے بڑے ہو کر کیسے خبیث ثابت ہوتے اگر وہ مارے جائینگے تو اپنے لئے اور خود تمہارے لئے عزت کا سامان پیدا کریں گے اور ان کا انجام قابل فخر ہوگا۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ تم انہیں بچا کر لے آؤ اور وہ چور اور ڈاکو ثابت ہوں اور اس طرح دنیا کی لعنتیں تم پر پڑیں بلکہ ہو سکتے کا بھی سوال نہیں اگر تم ایسا کرو گے تو یقیناً تم پر لعنتیں پڑیں گی۔ اگر ہمارا سلسلہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ ہے اور یقیناً سچا ہے تو اس موقعہ پر زور دکھلانے والے اس طرح پیسے جائیں گے۔ کہ ان کی مثال دنیا میں نہیں ملے گی اور دنیا یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھے گی بلکہ ابھی تم میں سے کچھ لوگ زندہ ہونگے کہ ان دنوں کو یاد کر کر کے لوگ خواہش کیا کریں گے کہ کاش ہم سے وقت ہم اپنی جانیں قربان کر دیتے اور ابدی زندگی حاصل کرتے جیسے صحابیوں سے بعض وقت وہ تھے کہ کاش ہمیں شہادت حاصل ہوتی اور بستر پر وہ اپنی جان نہ دیتے پس

اپنے ایمانوں کی خبر لو

اور دوسرے لوگوں کے ایمانوں کی بھی خبر لو۔ پہلی آگ ہے جو تمہارے سامنے ظاہر ہوئی۔ مگر ایک آگ سے قومیں ترقی نہیں کیا کرتیں۔ اس کے لئے کئی آگوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ چونکہ یہ ابتلاء لمبا عرصہ رہا ہے اگلے ابتلاء چھوٹے ہوں بہرحال تمہیں

ہر ملک اور ہر علاقہ

میں اپنی جانیں دینی پڑیں گی۔ اور ہر ملک اور ہر علاقہ میں ایک لمبے عرصہ تک قربانیاں پیش کرنی پڑیں گی۔ تب احمدیت پھیلے گی۔ اور تب اسلام کا نور دنیا میں ظاہر ہوگا۔ جو شخص اس کے خلاف سمجھتا ہے وہ احمق ہے اور جتنی جلدی وہ اس سلسلہ سے نکل جائے اتنا ہی احمدیت کے لئے بھی اچھا ہے اور اس کے لئے بھی۔ اس دھوکہ کے ساتھ احمدیت میں داخل ہونے والا قریب ترین عرصہ میں منافقت کی موت مرے گا اور فی الدرک الاسفل من النار کا مصداق ہوگا۔

لاہور۔ ۱۷ ستمبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے ایک اعلان شائع کر کے نہرو کیسی یعنی سر فرانسس موڈی نے مغربی پنجاب کے سارے علاقے کو فساد زدہ علاقہ قرار دیدیا گیا ہے حکومت کے اس غیر معمولی اقدام کا مقصد محض یہ ہے کہ وسیع پیمانے پر امن قائم ہو جائے۔

اقوام متحدہ کے سامنے سر محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر

مسئلہ فلسطین کے متعلق پاکستان کے نقطہ نگاہ کی وضاحت

نیویارک ۲۷ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کی فلسطین کمیٹی کے سامنے سر چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے پاکستانی وفد کے راہنما کی حیثیت سے دو گھنٹہ تک تقریر فرمائی اور مسئلہ فلسطین سے متعلق پاکستان کے جذبات کی ترجمانی کی

آپ نے فرمایا فلسطین کی مجوزہ تقسیم سراسر غیر منصفانہ ہے۔ یہ مسئلہ آج اقوام متحدہ کی دیانت اور خلوص کی ایک آزمائش ہے۔ اگر اتحادی اقوام اس آزمائش میں ناکام ثابت ہوئیں تو یہ مسئلہ رفتہ رفتہ کی ایک ایسی جنگ کو شروع کر دینے کا موجب بن جائیگا جو ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیگی۔ اور اس طرح اس ادارہ کے متعلق دنیا بھر میں بداعتمادی پیدا ہو جائے گی۔

سر ظفر اللہ خاں نے اس ذیل کا ذکر کیا کہ بے خانماں یہودی فلسطین میں پناہ لینا چاہتے ہیں۔ آپ نے کہا محض بے خانماں لوگوں کی خواہشات کی بنا پر دنیا کی مختلف حکومتیں کیا اپنے ان قوانین کو نظر انداز کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جو انہوں نے تارکین وطن کے متعلق وضع کر رکھے ہیں۔ اگر پنجاب کے پچاس لاکھ بے خانماں باشندے چاہیں کہ امریکہ میں بسنے کا فیصلہ کریں تو کیا امریکہ کی حکومت انہیں اپنے ملک میں داخل ہونے کی اجازت دینے کے لئے تیار ہے ؟ اگر یہ چیز امریکہ کے لئے درست نہیں تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فلسطین کے متعلق یہ کیوں درست خیال کیا جاتا ہے۔ آپ نے مجوزہ تقسیم کا تجزیہ کرتے ہوئے بتایا کہ اس کا مطلب سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ سنت سے قائم ملک میں عربوں کو اقلیت میں بدل دیا جائے۔ محض اس لئے کہ یہودی اپنی قومی حکومت قائم کر سکیں۔ اس ضمن میں ہندوستان کی تقسیم کو بطور نظیر پیش نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ہندوستان میں پہلے ہی مسلم اور غیر مسلم اکثریتیں موجود تھیں اور اکثریتیں مصنوعی طور پر غیر ملکی امداد کے ذریعہ نہیں بنی تھیں۔ اس کے علاوہ ہندوستان کی تقسیم ہندو اور مسلمان دونوں قوموں کی رضامندی اور مفاہمت سے عمل میں آئی ہے لیکن فلسطین میں یہ حالت نہیں ہے۔

سر ظفر اللہ خاں نے مسئلہ فلسطین کو حل کرنے کے متعلق پاکستان کے نقطہ نگاہ کو پیش کرتے ہوئے

پاکستان کے وزیر خوراک مسٹر غضنفر علیخاں کی طرف سے قادیان پر حملہ کی مذمت

یہ سب سے زیادہ منظم اور وحشیانہ حملہ تھا

جہلم ۲۷ اکتوبر۔ حکومت پاکستان کے وزیر خوراک مسٹر غضنفر علی خاں نے ایک بیان میں قادیان پر حالیہ حملے کی شدید مذمت کی۔ آپ نے فرمایا مجھے ریڈیو کے ذریعے علم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مذہبی مرکز قادیان پر سات گھنٹہ تک متواتر حملہ کیا گیا۔ جس میں قادیان کے شہریوں کو بھاری جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ یہ حملہ غالباً مشرقی پنجاب کی مسلمان آبادی پر سب سے زیادہ منظم اور وحشیانہ حملہ تھا۔ جو پولیس اور ملٹری کی امداد اور چشم پوشی کی وجہ سے ہوا ہے۔ ایک عرصہ سے اس شہر کا محاصرہ کر رکھا تھا اور اطلاعات بتا رہی تھیں کہ مشرقی پنجاب کی حکومت قادیان کو تباہی سے بچانے کے لئے سخت سرد مہری سے کام لے رہی ہے۔ حکومت نے وسیع پیمانے پر تلاشیاں لے کر شہریوں کو حفاظت کے جملہ ذرائع سے محروم کر دیا۔ پھر بغیر کسی معقول وجہ کے طویل کرفیو نافذ کر دیا اور اس طرح لوگوں کو بالکل نہتا اور بے سہارا کرنے کے بعد دو ہزار سے منظم اور مسلح گروہ کو حملہ کرنے کا موقع دیدیا۔ اس حملہ نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرقی پنجاب کی حکومت اپنے علاقوں میں امن قائم کرنے اور قانون کا احترام کرانے میں قطعاً ناکام رہی ہے ان حالات میں حکومت کو برسر اقتدار رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ مشرقی پنجاب اور ہندوستان کی مرکزی حکومت دونوں پر اس بے رحمانہ قتل کی جوابدہی لازم ہے۔

دوم ہونے کہا۔ اقوام متحدہ کا فرض ہے کہ وہ عربوں اور یہودیوں میں گفت و شنید کے ذریعے مفاہمت کرانے کی سنجیدہ کوشش پر غور کریں۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو اتحادی اقوام کو ایسی بنیادی شرائط تجویز کرنی چاہئیں جن سے چھ لاکھ یہودی اور آزاد فلسطین میں مکمل آزادی حاصل ہو سکے۔ ان کے لئے ایسے تحفظات کا انتظام کرنا چاہئے جن سے ان کے حقوق محفوظ ہو جائیں۔ محض یہودیوں کے اطمینان کے لئے فلسطین کی آبادی کے بیشتر حصہ کے ساتھ زیادتی کرنا انصاف پر مبنی یقیناً ایک ایسا فعل ہوگا جو اتحادی اقوام کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی کرنے کے مترادف ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ کے ۳۵ گورنروں کی طرف سے مسٹر ٹرومین کو تقسیم فلسطین کی حمایت کی تاکید

فوج کے اعلیٰ حکام نے قادیان میں آکر دیکھا کہ لوگوں کے چہروں پر پریشانی ہے اور وہ اپنے مقصد کو پا لینے کی خاطر جانیں نچھاور کرنے پر تلے ہوئے ہیں

ہندو ستھانی اور پاکستانی فوج کی سرگرمیاں

لاہور ۸ اکتوبر۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس وقت چالندھر، فیروزپور میں ہندو ستھانی فوج کی ۱۳ بٹالین اور تین کمپنیاں متعین ہیں جن میں ۱۲ ہزار سات سو چالیس سپاہی ہیں۔

مغربی پنجاب میں ساڑھے نو بٹالین اور سات کمپنیاں ہیں جن میں ۱۰ ہزار ۲ سو سپاہی ہیں مغربی پنجاب کی ساڑھے نو بٹالین میں سے تین بٹالین پاکستان کے کمانڈر انچیف کے زیر تصرف ہیں۔ باقی چھ بٹالین جو مغربی پنجاب کی سرحد پر مختلف جگہوں میں پھیلی ہوئی ہیں وہ غیر مسلم پناہ گزینوں کے کیمپوں اور ان کے قافلے کی نگرانی کر رہے ہیں۔

امریکہ کی یہود نوازی

نیویارک ۸ اکتوبر۔ ولایات متحدہ امریکہ کے ۴۸ سینیٹ گورنر میں سے ۳۵ نے صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر ٹرومین کو پیغام بھیجا ہے کہ جمعیت اقوام متحدہ کی سفارش متعلقہ تقسیم فلسطین کی حمایت کی جائے۔

پاکستان غیر مذہبی اور جمہوری حکومت ہے

کراچی ۸ اکتوبر۔ حکومت پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے کراچی کے تجار کے وفد سے ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ پاکستان ایک غیر مذہبی اور جمہوری ریاست ہے اور اس کے ہر شہری کو وہی حقوق و مراعات حاصل ہیں جو قائداعظم کو حاصل ہیں۔ لیکن میں اس امر کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں کہ ہر ریاست اپنے ہر شہری کی کامل وفاداری ضرور چاہتی ہے۔ آپ نے کہا۔ مجھے افسوس ہے میں آپ کو اس امر کا یقین نہیں دلا سکتا کہ تاجروں اور سوداگروں کی مشاورتی کمیٹی سے پیش از وقت مشورہ کے بغیر کاروبار کے متعلق کوئی آرڈیننس جاری نہیں کیا جائے گا۔ یہ آرڈیننس اہم اور ضروری ضرورتوں کے پیش نظر نافذ کئے گئے تھے۔ اور جان و مال کی حفاظت کے سلسلے میں کراچی کے تاجروں کو پاکستان کے دوسرے تاجروں پر ترجیح نہیں دی جا سکتی۔

سیلاب سے ۲۳ دیہات کا صفایا

لاہور ۸ اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ موجودہ سیلاب سے لاہور ضلع کے ۴۰ دیہات ستلج کے کنارے کے ۵۶ دیہات تحصیل دیپالپور ضلع منٹگمری کے ۴۴ دیہات اور بلوکی ہیڈ کے قریب ۱۲ دیہات کا بالکل صفایا ہو گیا ہے۔ گو نقصان جان بہت کم ہوا ہے لیکن دھان کی فصل کا نقصان بہت زیادہ ہوا ہے

مغربی پنجاب کے فنانشل کمشنر مسٹر اختر حسین نے سیلاب زدہ علاقے کا دورہ کیا اور متعلقہ حکام سیلاب زدہ دیہات کے باشندوں کو دوبارہ آباد کرنے کے متعلق ہدایات دیں۔

قادیان کی صورت حالات

نور ہسپتال سے بیماروں اور زخمیوں کو زبردستی باہر نکال دیا گیا ہے

قادیان ۸ اکتوبر۔ سیکرٹری انجمن انصار المسلمین اطلاع دیتے ہیں کہ اس وقت قادیان کے لوگ تین چھوٹی چھوٹی جمعیتوں میں بٹ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے تیسری جمعیت بہشتی مقبرہ میں ہے جس میں باقی سلسلہ احمدیہ مدفون ہیں معتبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ ہندو ستھانی فوج کے اعلیٰ حکام نے تین گھنٹے کے لئے قادیان کے معائنے کے لئے بھیجا تھا۔ انہوں نے آکر دیکھا کہ مندرجہ بالا تین مقامات کے علاوہ باقی سارا قادیان ویرانہ نظر آتا ہے لیکن ان تینوں جمعیتوں کے افراد کے چہروں پر پریشانی کے آثار ہیں اور وہ اپنے مقصد وحید کو پالینے کی خاطر اپنی جانیں تک قربان کرنے کیلئے تلے ہوئے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے نور ہسپتال سے بیماروں اور زخمیوں کو زبردستی نکال دیا ہے۔ بوجوہ انام جماعت احمدیہ کیپٹن ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا سکان سکھ نیشنل کالج کے عملے کو دیدیا گیا ہے۔ ان تین جمعیتوں میں سے دو میں عورتوں کے پاس کپڑے ناکافی ہیں خوراک کم ہے اور بہت سم طبی امداد میسر ہے۔ باہر سے آئے ہوئے پناہ گزینوں کے دو قافلے سخت کس مپرسی کے عالم میں روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ فوج نے ان لوگوں کو خوراکہ بہم پہنچانے کی بجائے اس معاملہ میں انجمن احمدیہ کو کہا کہ وہ غذا اور خوراک کا اہتمام کرے۔ چنانچہ قادیان کے باشندوں نے اپنے راشن میں کمی کرتے ہوئے انہیں کھانے کے لئے ابلی ہوئی گندم (بغیر دھنگھنیاں) مہیا کیں

۱۵ لاکھ غیر مسلموں کو چار ہفتوں میں نکالنے کا عزم

نئی دہلی ۸ اکتوبر۔ حکومت ہندوستان کے زیر دفاع سردار بلدیو سنگھ نے غیر مسلموں کے تخلیے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس امر کے متعلق انتہائی کوشش کی جا رہی ہے کہ مغربی پنجاب کے باقی ماندہ ۱۵ لاکھ ہندوؤں اور سکھوں کو اگلے چار ہفتوں کے اندر اندر نکال لیا جائے مسلمانوں کو نکالنے میں ابھی دیر لگے گی۔ کیونکہ اُن کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ ابھی ۲۵ لاکھ مسلم بھجانے والے باقی ہیں۔ حکومت نے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دس مزید ٹرانسپورٹ کمپنیوں کا اضافہ کر دیا ہے۔ اس کام کے لئے ۱۵ موٹر ٹرک مہیا ہو گئے ہیں اب تک ہمارے پاس صرف ۲۳۰ سول لبیں اور تین سو ملٹری ٹرک تھے۔

الفضل کی اشاعت بڑھانا آپ کا سب سے پہلا قومی فرض ہے

مہاراجہ کشمیر اور شیخ عبداللہ میں

جموں کو پاکستان اور سرینگر کو ہندوستان میں شامل کرنے کا منصوبہ

لاہور ۸ اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کشمیر کو ہندوستانی یونین میں شامل کرنے کے سلسلے میں مہاراجہ کشمیر اور شیخ محمد عبداللہ میں کافی ملاقاتیں ہو چکی ہیں۔ شیخ صاحب کی تجویز یہ ہے کہ جموں کو جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ پاکستان میں اور سرینگر کے صوبے کو جس میں ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ ہندوستان یونین میں شامل کر دیا جائے۔ اگر استصواب رائے عامہ پر زور دیا گیا تو پھر بھی عوام کا فیصلہ شیخ صاحب کے منصوبے کے مطابق ہی ہوگا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس منصوبے کے متعلق پنڈت نہرو سے بھی گفت و شنید ہو چکی ہے اور انہوں نے اس پر صاد فرمایا ہے لیکن کشمیری پنڈت اس سارے منصوبے کے خلاف ہیں اور انہوں نے حال ہی میں مہاراجہ کی خدمت میں ایک محضر پیش کیا ہے کہ پناہ گزینوں کو ریاست سے نکال دیا جائے یا انہیں ایک کیمپ میں رکھا جائے

والی کشمیر کو مسٹر پریم ناتھ بزاز کا مشورہ

کشمیر ۸ اکتوبر۔ روزنامہ ہمدرد کشمیر مسٹر پریم ناتھ بزاز نے اپنے ایک اخباری بیان میں مہاراجہ کشمیر اور شیخ عبداللہ کو پاکستان یونین میں شامل ہونے کا مشورہ دیا ہے۔ صحیح رائے عام حاصل کرنے کے لئے آپ نے استصواب رائے عام کی تجویز بھی پیش کی ہے آپ نے کہا جو ناگڑھ میں غیر مسلموں کی آبادی ۸۱ فیصدی ہے اور ہندوستان یونین نے اس کے لئے استصواب رائے عامہ کی تجویز پیش کی ہے۔ لیکن میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہی طریق کشمیر کے متعلق کیوں اختیار نہیں کیا جاتا۔ ہندوستانی زعماء شیخ عبداللہ اور مہاراجہ کو رائے عامہ کے خلاف ہندوستان یونین میں شامل ہونے کے لئے کیوں مجبور کر رہے ہیں۔

بیج کے لئے ۴۵ ہزار من گندم

لاہور ۸ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب کے محکمہ زراعت نے بیج کے لئے ۴۵ ہزار من گندم کا انتظام کر لیا ہے۔ یہ صوبے کے مختلف ضلعوں میں بھیجی جائے گی۔ پچھیتے وقت کم پیداوار والے ضلعوں مثلاً جہلم، راولپنڈی، لیل پور اور میانوالی وغیرہ کا خاص خیال رکھا جائیگا

علاقہ تھانہ کا ہنا سے

۲۵ ہزار روپے نقد تین من چاندی اور ۴ سیر سونا کی برآمدگی

لاہور ۸ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ تھانہ کا ہنا کا چھاپہ کے سب انسپکٹر انچارج اور پولیس چوکی جیا گاؤں کے انچارج اسسٹنٹ سب انسپکٹر نے اپنے علاقے سے لوٹ مار کرنے والوں کی تلاشیاں لے کر ۲۵ ہزار روپے نقد تین من چاندی اور ۴ سیر سونا برآمد کیا ہے۔ سینیئر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے جن کی خاص ہدایت کے ماتحت پولیس افسروں نے پاکستان کی جائیداد کو محفوظ کرنے کی یہ خاص مہم جاری کر رکھی ہے یہ تمام برآمد شدہ مال آئی جی پولیس کے روبرو پیش کیا۔ مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان محمد ممدوٹ نے بھی اس مال کا ملاحظہ کیا اور برآمد کرنے والے ملازموں کی خدمات کو سراہا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سینیئر سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس نے ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر کا اسی لسٹ میں نام درج کر دیا ہے اور دوسروں کو ایک ایک سو روپیہ بطور انعام دلایا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah